سلسلہ اشاعت نمبر ۲۱

امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد

غلام مصطفیٰ رضوی

ناشر: نوری مشن، مالیگاؤں

زیر سرپرستی: امین ملت حضرت ڈاکٹر سید محمد امین میاں قادری برکاتی مدظلہ العالی، مارہرہ مطہرہ

امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد

غلام مصطفیٰ رضوی

ناشر: **نوری مشن** مالیگاؤں

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ

سلسلۂ اشاعت نمبر ۴۱

نام کتاب : امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد

تحریر : غلام مصطفیٰ رضوی

صفحات : ۲۴

کمپوزنگ : غلام مصطفیٰ رضوی

تعداد اشاعت : ایک ہزار (۱۰۰۰)

سن اشاعت : ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

طباعت : اقصیٰ آفسیٹ پرنٹرس، مالیگاؤں

ہدیہ : دعاے خیر بہ حق اراکین و معاونین

ناشر : نوری مشن مالیگاؤں

ملنے کا پتا

مدینہ کتاب گھر

اولڈ آگرہ روڈ مالیگاؤں-۴۲۳۲۰۳ ضلع ناسک

e-mail:noori_mission@yahoo.com

انتساب

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ (۱۸۵۶ء-۱۹۲۱ء) کی دینی، علمی،
اصلاحی، فکری، اعتقادی، تعلیمی، ادبی اور سیاسی و سماجی خدمات پر
تحقیق کا مرحلہ شوق طے کرنے والے
محققین کے نام.....
جو رضا کے تازہ گلستاں میں خوشہ چینی کر کے سعادت مندوں میں اپنا نام درج کرواتے ہیں:

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

اور والدہ مرحومہ محترمہ رضوی زوجہ عبدالقیوم کی نذر جن کی دعا سے اس شی نے مجھ بے مایہ کو
قرطاس و قلم کا شعور دیا.....

احقر
غلام مصطفیٰ رضوی
Cell.9325028586

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد

رحمت عالم آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد کے ساتھ دین مکمل ہوا۔ پھر اصلاح اور فریضۂ دعوت و تبلیغ دین کا کام علمائے حق کے سپرد ہوا..... فتنوں کی بیخ کنی اور دین حق کی حفاظت و اصلاح کے لیے طبقۂ علماء سے مجدد آئیں گے، حدیث پاک ہے:

يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا (۱)

ہر صدی کے خاتمہ پر اس امت کے لیے اللہ تعالیٰ ایک شخصیت کو بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کو نکھار دے گا۔

مجدد:

دین مکمل ہونے سے پہلے انبیائے کرام کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ دنیا جب کفر و شرک کے اندھیروں میں ڈوب جاتی تو ایک اولوالعزم پیغمبر تشریف لاتے اور حق کا اجالا پھیل جاتا۔ خاتم الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے شریعت نسخ و تبدیل سے محفوظ ہو گئی، اور وہ کام جو انبیا کا تھا اس کی نیابت علما کے ذمہ ہوئی۔ حضرت مجدد الف ثانی (م ۱۰۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"چوں کہ حضرت خاتم الرسل علیہ الصلاۃ والسلام کی شریعت نسخ و تبدیل سے محفوظ ہے اس لیے حضور کی امت کے علما کو انبیا کا منصب عطا فرما کر شریعت کی تقویت اور ملت کی تائید کا کام ان کے سپرد فرمایا ہے۔" (۲)

ان کی بھی مدد اور نصرت کے لیے علوم و فنون سے نوازا۔ قرآن پاک کا ارشاد ہے:

نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

"نشانیاں مفصل بیان فرماتا ہے علم والوں کے لیے۔" (۳)

جب بھی کوئی فتنہ رونما ہوا یا نظریاتی شورش اٹھی مجددین نے ان کا خاتمہ کر کے دین کا حقیقی چہرہ واضح کیا۔ اسلامی تاریخ سے ہر صدی کا جائزہ لے لیجیے۔ مجدد کو اس دور کے فتنوں سے نمٹنے کے لیے علم و فہم اور فکر و نظر کی بلندی کے ساتھ بھیجا گیا۔ ان کے ذریعے رب تعالیٰ نے دین کی حفاظت کا

کام لیا۔ حکمت و دانش سے انھیں آراستہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

"اللہ حکمت دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی اسے بہت بھلائی ملی" (۴)

ہر مجدد کا کار تجدید اس کی اپنی علمی شان اور فکری آن بان کا مظہر ہوتا ہے۔ اور اس دور کے عظیم افراد بھی اس کے فیض سے مستفیض و مستنیر ہوتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی کا ارشاد ہے:

"مجدد وہ ہوتا ہے کہ فیوض و برکات میں سے جو کچھ اس مدت میں امتیوں کو پہنچتا ہے، اگرچہ اس وقت کے قطب اور اوتاد ہوں اور ابدال و نجبا ہوں۔" (۵)

منصب تجدید ایسا نہیں کہ جو چاہے حاصل کرلے بلکہ یہ عطائے الٰہی ہے وہ جسے مجدد کرتا ہے اس کی عظمت دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ مجدد عالم اسلام میں مشہور ہو جاتا ہے، مشاہیر علما اس کی تجدیدی شان کا اعتراف کرتے ہیں، وہ اپنے عہد میں علم و فن کا تاج دار بن کر ابھرتا ہے، علمی دنیا اس کی شان تجدید اور علم کا خود اعتراف کر لیتی ہے۔

مجدد اسلام امام احمد رضا:

آپ ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء میں شہر بریلی (یوپی) میں پیدا ہوئے اور ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں بریلی ہی میں وصال فرمایا۔ عرب و عجم کے مشاہیر و اکابر علما و محدثین اور ممتاز فقہا نے آپ کی عبقریت و علمیت کو تسلیم کیا، ۱۴ویں صدی ہجری کا مجدد مانا اور مختلف شعبوں سے وابستہ ارباب علم نے آپ سے استفادہ بھی کیا۔ آپ کی ذات آپ کے عہد میں "مرجع العلما" تھی، مولانا سید اسمٰعیل کی محافظ کتب خانہ حرم مکہ معظمہ (م ۱۳۳۲ھ) امام احمد رضا کی مجددانہ شان کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بل اقول لو قيل في حقه انه مجدد هذا القرن لكان حقا و صدقا (۶)

"بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے حق میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے تو البتہ حق و سچ ہو۔"

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ مجدد کے عہد میں اس دور کے مشاہیر و اکابر کو بھی فیض اسی کے واسطے سے ملتا ہے، اس کی مثال گزری صدیوں کے مجددین کے دور میں دیکھی جا سکتی ہے۔

جہتیں اور سمتیں:

امام احمد رضا کے عہد میں فتنوں کی جہات اور سمتیں کثیر تھیں۔ چاروں طرف سے دین کی فصیل کو نقصان پہنچایا جا رہا تھا۔ داخلی و خارجی سطح پر فتنوں کی یلغار لگی ہوئی تھی۔ آپ نے قرطاس و قلم سے تمام فتنوں کا سدباب کیا، ان کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا، اس رخ سے آپ کا

"آپ کے فتاویٰ میں مختلف علوم و فنون پر جو بحث کی گئی ہے ان کو پڑھ کر بڑے بڑے علما کی عقل دنگ رہ جاتی ہے، کاش کہ اعلیٰ حضرت کی حیات اس دور کو میسر آجاتی تا کہ آج کل کے یہ پیچیدہ مسائل حل ہو سکتے، کیوں کہ آپ کی تحقیق حتمی ہوتی۔" (۹)

معاصر علوم اور جدید و قدیم علوم میں امام احمد رضا کی مہارت کے چند گوشے ذکر کیے جاتے ہیں، کیوں کہ ؏

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

(۱) آئزک نیوٹن نے نظریۂ حرکت زمین اور نظریۂ کشش ثقل پیش کیا۔ کوپرنکس نے سورج کے گرد زمین کی گردش کا نظریہ پیش کیا، ایسے ہی گیلی لیو اور کپلر کے بھی نظریات ہیں۔ ان کے نظریات چوں کہ قرآن مقدس کے اصول کے خلاف تھے اس لیے امام احمد رضا نے ان کا رد تحریر فرمایا، امام احمد رضا لکھتے ہیں:

"بحمدہ تعالیٰ بطلان حرکتِ زمین پر ۱۰۵ دلیلیں ہوئیں جن میں چودہ اگلی کتابوں کی ہیں جن کی ہم نے اصلاح و تصحیح کی اور پورے نوے دلائل نہایت روشن و کامل، بفضلہ تعالیٰ خاص ہمارے ایجاد ہیں۔" (۱۰)

کتاب کا نام "فوز مبین در رد حرکت زمین" ہے، جو مطبوعہ ہے۔ اس میں آپ نے عقلی دلائل سے کام لیا ہے اور سائنس کے اصولوں سے حرکتِ زمین کا رد کیا ہے، یہ تصنیف ۱۳۳۸ھ میں لکھی۔

(۲) ۱۳۳۹ھ میں اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر مولوی حاکم علی نقشبندی نے آپ کو حرکت زمین کے نظریے سے اتفاق کی دعوت دی جس پر آپ نے اسلامی دلائل سے مزین کتاب "نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان" (۱۳۳۹ھ) تصنیف کی، اور اس میں آیات و تفاسیر سے درجنوں دلائل سکونِ زمین پر قائم فرمائے۔ اور آخر میں یہ پیغام دیا:

"بفضلہ تعالیٰ آپ جیسے دین دار اور سنی مسلمان کو تو اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ارشاد قرآن حکیم و نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم و مسئلۂ اسلامی یا اجماع امت کے خلاف کیوں کر کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے۔" (۱۱)

(۳) سب سے زیادہ اہم عقیدے کی درستی ہے۔ یہود و نصاریٰ نے اپنی شکست اور پسپائی و ناکامی کا داغ دھونے کے لیے اسلام کے خلاف خفیہ سازشیں کیں۔ فکری، تہذیبی، تمدنی و سیاسی حملے کیے۔ فلسفہ اور سائنس کے راستے سے بھی ایسے نظریات پیش کیے جو اسلامی عقائد سے متصادم تھے۔ ایسے ہی ایک امریکی ہیئت داں، مشی گن یونی ورسٹی کے پروفیسر البرٹ ایف پورٹا نے پیش گوئی کی کہ

۱۷ دسمبر ۱۹۱۹ء کو سیاروں کے اجتماع اور کشش کے باعث دنیا میں زلزلے برپا ہوں گے، اور ارض گیتی کے بعض حصے تباہ ہو جائیں گے۔ اس پیش گوئی نے مسلمانوں کو بھی مضطرب کر دیا۔ امام احمد رضا نے اس کی تردید اسلامی نقطۂ نظر سے کی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ کریں:

معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین (۱۳۳۸ھ) مطبوعہ بمبئی و کراچی

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ شائع ہو کر منصۂ شہود پر ہے۔ ایک مقام پر امام احمد رضا تحریر فرماتے ہیں:

''منجم (پورٹا) نے ان کی بنا کواکب کے طول وسطی پر رکھی ہے جسے زیجات جدیدہ میں طول بغرض مرکز بعد شمس کہتے ہیں، اس میں وہ چھ کواکب باہم ۲۶ درجے ۲۳ دقیقے کے فصل میں ہوں گے۔ مگر یہ فرض خود فرض باطل و مطرود اور قرآن عظیم کے ارشادات سے مردود ہے۔'' (۱۲):

تم نے ہی البرٹ جیسے نام ور کو دی شکست
جس کا شاہد ہے ابھی وہ نیر چرخ کہن

(۳) فلاسفہ کے قدیم باطل افکار کی تردید میں ایک کتاب تصنیف کی: ''الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ'' (۱۳۳۸ھ) یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت امام محمد غزالی (م ۵۰۵ھ) کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

اسی طرح آپ کے فتاویٰ جو ۱۲ جلدوں میں ہیں (جدید تخریج کے بعد ۳۰ جلدوں میں شائع ہیں) ان میں سائنس و فلسفہ کے موضوع پر کئی علمی مباحث ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے حالات پیدا فرما دیتا ہے کہ مشاہیر زمانہ مجدد کی بارگاہ میں رجوع کرتے ہیں۔ مجدد اسلام امام احمد رضا کی تجدیدی خدمات کا ایک گوشہ خواص کی اصلاح و علمی راہ نمائی ہے۔ اس تناظر میں امام مجدد سے استفادہ کرنے والے دانش وروں کی ایک طویل فہرست تیار ہو سکتی ہے۔ جن میں ہندوستان کے مشہور و ممتاز ریاضی داں ماہر تعلیم ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد سابق وائس چانسلر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ بھی ہیں آپ کی بارگاہ رضا میں حاضری سے متعلق چند باتیں ملخصاً پیش کی جاتی ہیں۔

ریاضی داں:

شبیر احمد غوری علی گڑھ جو ریاضی و ہیئت میں مخصوص نگاہ رکھتے ہیں، انھوں نے اپنے ایک مقالے کا عنوان ''اسلامی ریاضی و ہیئت کا آخری دانائے راز مولانا احمد رضا خاں'' (۱۳) رکھا۔

وارث علم نبوت کون ہے از بریلی

ہیں ریاضی، منطق، تاریخ اور جغرافیہ

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کے مسئلے کا تعلق چوں کہ علم ریاضی سے تھا اس لیے امام ممدوح کی ریاضی و دیگر ملحقہ علوم میں مہارت پر چند باتیں اشارۃً پیش کر دی گئیں۔

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد:

آپ کی ولادت شہر میرٹھ (یوپی) میں ۱۳ فروری ۱۸۷۳ء میں ہوئی اور وصال ۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لندن میں ہوا۔ تدفین مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی جامع مسجد کے صحن سے متصل بانی یونی ورسٹی سر سید احمد خاں کے پہلو میں ہوئی۔ آپ یونی ورسٹی میں وائس چانسلر جیسے ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپ کی علمی صلاحیت، ذہانت و فطانت اور ریاضی میں بصیرت کا لوہا عالمی جامعات و یونی ورسٹیوں کے ماہرین علم نے مانا۔ یونی ورسٹی کی ترقی و بقا کے لیے آپ کی خدمات مثالی ہیں۔ آپ کی شخصیت، علمی مقام، اور خدمات پر متعدد مقالات اور مضامین ورسٹی و بیرون شایع ہو چکے ہیں۔ آپ کی لوح تربت پر اقبال کا ایک شعر مرقوم ہے جو آپ کی اصابت فکر اور دیدہ وری پر دلیل ہے:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تعارف:

امام احمد رضا کے سوانح نگار مولانا ظفر الدین قادری رضوی بہاری (م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) لکھتے ہیں:

میرے قیام بریلی شریف کے زمانے (۱۳۲۹ھ سے قبل) ایک مرتبہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین صاحب نے "علم المربعات" کا ایک سوال اخبار دبدبۂ سکندری رام پور (۹) میں شایع کیا تھا کہ کوئی ریاضی داں صاحب اس کا جواب دیں۔ اخبار دبدبۂ سکندری اعلیٰ حضرت کے یہاں آتا تھا اور مدیر ان اخبار مذکور کو جو خلوص و عقیدت اعلیٰ حضرت اور ان کے وابستگان کے ساتھ ہے مجھے یقین ہے کہ اب تک ضرور آتا ہوگا۔ خیر بہر کیف اعلیٰ حضرت نے جب اس سوال کو ملاحظہ فرمایا تو اس کا جواب تحریر فرمایا اور ساتھ ساتھ اسی فن کا ایک سوال بھی جواب کے لیے تحریر فرمایا اور مجھے حکم ہوا کہ اس کی ایک نقل رکھ لی جائے۔ میں اس زمانے میں اعلیٰ حضرت کا ایک رسالہ "الموھبات فی

المربعات" (۲۰) حل کرنا چاہتا اس لیے کہ وہ ان کا حل چاہتی تھی۔ جب وہ جواب اور پھر سوال اخبار میں چھپا تو ڈاکٹر موصوف کی نظر سے گزرا، ان کو حیرت ہوئی کہ ایک عالم دین بھی اس علم کو جانتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اس کا جواب "اخبار دبدبہ سکندری" میں چھپوایا۔ اتفاق وقت کہ وہ جواب غلط تھا، اعلیٰ حضرت نے اس کی نشاندہی کی۔ پھر تو ڈاکٹر صاحب پہلے ہی سے تھے اب ان کو علم ہوا کہ ایک عالم دین صرف جانتا ہی نہیں بلکہ اس میں کمال بھی رکھتا ہے، یہ دیکھ کر ڈاکٹر صاحب کو اعلیٰ حضرت سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ (۲۱)

ڈاکٹر صاحب کا امام احمد رضا سے غائبانہ تعارف اخبار دبدبہ سکندری کے توسط سے ہوا، اسے تعارف اول کہا جا سکتا ہے۔ اس کے شاہد ملک العلماء مولانا ظفر الدین ہیں، آپ نے ریاضی کے مسئلے پر "علم المربعات" سے متعلق امام احمد رضا کے جواب کی نقل بھی تیار کی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ جواب مستقل رسالہ کی شکل میں ہو۔

ملاقات:

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کی امام احمد رضا سے ملاقات ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء سے ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء کے درمیان کسی تاریخ کو ہوئی۔ تلاش کے باوجود ملاقات کی تاریخ و دن معلوم نہ ہو سکے۔ ہاں بات ذکر کردہ مدت کی تو واقعہ یہ ہے کہ اس ملاقات کے شاہد، ناظر مفتی برہان الحق جبل پوری (م ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء) ہیں اور ان کا تقریباً تین سال (۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۵ھ) بریلی میں قیام رہا۔ (۲۲)

کسی بھی شخصیت کے اہم واقعات یا احوال کے علم کے لیے چند باتیں بنیادی حیثیت کی حامل ہوتی ہیں، اور انھیں بنیادوں پر واقعہ کی سند ملتی ہے:

(الف) صاحب تذکرہ کی کوئی تحریر

(ب) صاحب تذکرہ کے تذکرہ نگار جو مشاہدے کی بنیاد پر لکھیں، اس لحاظ سے شاگرد و تلامذہ کی تحاریر کی اہمیت ہے۔

(ج) تلامذہ کے تلامذہ کی تحریر جو اپنے اساتذہ کے حوالے سے روایت کریں،

امام احمد رضا سے ڈاکٹر صاحب کی ملاقات کے سلسلے میں تین روایتیں زیادہ مشہور ہیں:

(۱) مولانا سید ایوب علی رضوی (شاگرد رشید امام احمد رضا) کے حوالے سے ملک العلماء کی تحریر،

(۲) مفتی برہان الحق جبل پوری (شاگرد رشید امام احمد رضا) نے اپنا مشاہدہ "اکرام امام احمد رضا" میں قلم بند فرمایا۔

(۳) مولانا سید محمد حسین میرٹھی (شاگرد رشید امام احمد رضا) نے سن کر بیان فرمایا۔

ان میں پہلی اور دوسری روایت کا تعلق مشاہدے سے ہے، دونوں شخصیات کی موجودگی میں ڈاکٹر ضیاء الدین تشریف لائے۔ اس لیے ہم انھیں روایات کو پیش کریں گے، جن میں مطابقت بھی ہے اور ملک العلما کے تبصرے سے ان کی تائید بھی ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ضیاء الدین کو ایک مرتبہ ریاضی کا کوئی دقیق و مشکل مسئلہ درپیش ہوا جس کے حل کے سلسلے میں وہ متفکر تھے۔ اس دور میں علوم جدیدہ کے حصول کے لیے (علی گڑھ کے فضلا میں) یورپ جانے کا رجحان تھا۔ ویسے بھی مسلم یونی ورسٹی کے طلبا و اساتذہ علمی معاملات میں یورپ جاتے رہتے تھے۔ اس لیے ڈاکٹر صاحب چاہتے تھے کہ مسئلہ کے حل کے لیے یورپ جائیں۔ پروفیسر مولانا سید سلیمان اشرف بہاری (م ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) سابق صدر شعبۂ دینیات مسلم یونی ورسٹی نے امام احمد رضا سے رجوع کا مشورہ دیا، ملک العلما رقم طراز ہیں:

"(ڈاکٹر صاحب نے) مولانا سید سلیمان اشرف بہاری سے مشورہ کیا، انھوں نے بہت زبردست طریقہ سے نہ صرف مشورہ ہی دیا بلکہ بہت زور دیا اور فرمایا کہ ضرور جائیے۔ مخالفین نے اعلیٰ حضرت کو مشہور کر رکھا ہے کہ وہ بہت سخت ہیں، تیز مزاج ہیں، آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوں گے اور ان کے اخلاق کو دیکھ کر بہت تعجب کریں گے۔" (۲۳)

باریابی کی اطلاع:

ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کو امام احمد رضا سے ملاقات کا اشتیاق پہلے سے تھا ہی اسے مولانا پروفیسر سلیمان اشرف نے مزید بڑھا دیا۔ ڈاکٹر صاحب کے علمی مقام و مرتبے کے پیش نظر مولانا سلیمان اشرف نے بارگاہ رضا میں پہلے سے خط بھیج دیا، مولانا سید ایوب علی رضوی کی موجودگی میں وہ خط بریلی پہنچا، وہ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک خط جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب بہاری پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج کا حضور (اعلیٰ حضرت) کی خدمت میں یہ ایں مضمون آتا ہے کہ ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو ریاضی میں ولایت (برطانیہ) کی ڈگریاں اور تمغہ جات حاصل کیے ہوئے ہیں، عرصے سے حضور کی ملاقات کے مشتاق ہیں چوں کہ ایک جنٹل مین انگریزی وضع قطع کے آدمی ہیں اس لیے آتے ہوئے جھجکتے ہیں مگر اب میرے کہنے اور اپنے اشتیاق ملاقات سے آمادگی ظاہر کی ہے، قیام نواب ضمیر احمد صاحب کے بنگلے پر ہوگا لہٰذا اگر وہ پہنچیں تو انھیں باریابی کا موقع دیا جائے۔" (۲۴)

امام احمد رضا نے جواب میں اجازت ملاقات عطا کردی۔ اور یہ ملاقات خط ملنے کے دو چار روز کے بعد بہ وقت شام ہوئی۔

ڈاکٹر ضیاء الدین بارگاہ رضا میں

روایت اول:

مفتی برہان الحق جبل پوری جو امام احمد رضا کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، متعدد علوم و فنون میں کئی کتابیں یادگار ہیں، فن فتویٰ نویسی میں آپ کا علم جامع ہے، آپ تحریر کرتے ہیں:

ایک دن میں دارالافتا میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ایک بگھی (ایک قسم کی گاڑی) پھاٹک کے سامنے رکی۔ ایک مولوی صاحب اور ایک صاحب کوٹ پتلون پہنے، ننگے سر اتر کر ہماری طرف آئے، ان کے ساتھ جو مولوی صاحب تھے وہ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب تھے..... پھاٹک کے اندر آئے اور مجھ سے مولانا سید سلیمان اشرف نے دریافت فرمایا: حضرت (امام احمد رضا) کہاں ہیں؟ —— میں نے کہا تشریف رکھیے، خبر بھیجتا ہوں..... دونوں بیٹھ گئے، اور ایک کارڈ نکال کر دونوں کے نام لکھ کر مجھے دیا، میں نے کارڈ اندر پہنچا دیا، اندر سے لڑکا آیا کہ حضرت اندر بلا رہے ہیں، جب دونوں اندر جانے لگے میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے ڈاکٹر ضیاء الدین سے کہا: حضرت کے پاس چل رہے ہو اور ننگے سر؟..... ان دنوں میں ترکی ٹوپی لگاتا تھا، ڈاکٹر صاحب نے میری ٹوپی میرے سر سے اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی، میں نے اپنے سر پر رومال لپیٹ لیا اور اندر حضرت کی خدمت میں پہنچے۔

حضرت کچھ تحریر فرما رہے تھے، فرمایا تشریف لائیے! —— سلام و مصافحہ کر کے بیٹھ گئے، حضرت نے خیریت پرسی فرمائی، ڈاکٹر صاحب نے جیب سے نوٹ بک نکالی اور ایک سادہ کاغذ پر ریاضی کی ایک شکل انگریزی حروف لگا کر بنائی اور پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس شکل کے حل کے سلسلے میں مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے آپ سے رجوع کا مشورہ دیا، حضرت نے کاغذ دیکھ کر فرمایا: انگریزی حروف میں کیا سمجھوں؟..... ڈاکٹر صاحب نے دوسرے سادہ کاغذ پر وہ اشکال ابجد حروف لگا کر پیش کی اور پنسل کا اشارہ کرتے ہوئے حضرت سے کچھ عرض کیا، حضرت نے بھی جواب میں کچھ فرمایا —— چند منٹ کی گفتگو ہی کے بعد ڈاکٹر صاحب حیرت زدہ حضرت کی طرف دیکھ رہے تھے، ادھر حضرت پیش کردہ اشکال پر غور فرما کر ایک سادے کاغذ پر خود کچھ شکلیں ملاتے، کاٹتے، سدھارتے رہے اور ادھر ڈاکٹر صاحب کی نظر حضرت کے قلم پر جمی رہی۔

پانچ منٹ کے بعد ایک صاف کاغذ پر اشکال کو حل فرما کر ڈاکٹر صاحب کو دے دیا گیا۔ ڈاکٹر

اتفاق سے ۱۹۲۹ء میں میں شملہ گیا، اس زمانہ میں وائس چانسلر صاحب بھی شملہ آئے ہوئے تھے اور ایک ہوٹل میں مقیم تھے۔ میں ان سے ملا اور کہا کہ میں ایک امر کی تحقیق و تفتیش آپ سے چاہتا ہوں۔ فرمایا کل صبح بعد نماز فجر آجانا۔ دوسرے دن سویرے ہی آگیا اور ان سے دریافت کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ریاضی کا کوئی مسئلہ معلوم کرنے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں بریلی تشریف لے گئے تھے آپ نے اعلیٰ حضرت کو کیسا پایا؟...... فرمایا: بہت ہی خلیق، منکسر المزاج اور ریاضی بہت خاصی جانتے تھے باوجودیکہ کسی سے پڑھا نہیں، ان کو علم لدنی (حاصل) تھا۔ میرے سوال کا جو بہت مشکل اور لاینحل تھا ایسا فی البدیہہ جواب دیا گویا اسی مسئلے پر عرصے سے ریسرچ کیا ہے۔ (۳۰)

مولانا مجھی نے احتیاط سے کام لیا، مسئلے کی تحقیق کر لی، سچ ہے بلا تحقیق کوئی بات نہیں کہنی چاہیے۔ مفتی برہان الحق کی روایت کی بابت یہ عرض ہے کہ انھوں نے اپنا مشاہدہ اعلیٰ حضرت کے سوانح نگار حضرت ملک العلما کے وصال (۱۹۶۲ء) کے بعد تحریر فرمایا اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد (م ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء) نے اسے مرتب فرما کر ۱۹۸۰ء میں شایع کیا۔

ملک العلما، ڈاکٹر صاحب کی بریلی آمد کے عرصے میں شملہ میں مقیم تھے، آپ لکھتے ہیں: ''۱۳۲۹ھ میں برادر دینی منشی عزیز الدین قادری رضوی بریلوی مقیم شملہ کی کوشش سے میں شملہ چلا گیا۔'' (۳۱)

ملک العلما کے شاگرد و سوانح نگار مولانا سید عزیز حسین بھاگل پوری لکھتے ہیں: ''معززین شملہ خصوصاً حامی دین متین جناب منشی عزیز الدین صاحب رضوی بریلوی شملوی کے نہایت اصرار اور نہایت کوشش کی وجہ سے صفر ۱۳۲۹ھ میں آپ کو شملہ جانا پڑا۔'' (۳۲)

انھیں وجوہ سے امام احمد رضا کے سوانح نگار، ملک العلما مولانا ظفر الدین رضوی سوال کے پہلو اس پر روشنی نہ ڈال سکے۔

مسلم یونی ورسٹی کے ایک فاضل کا بیان:

پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (سابق صدر شعبۂ دینیات مسلم یونی ورسٹی) کے شاگرد رشید سید اصغر علی شاہ (ریٹائرڈ جج پاکستان) نے اپنے اساتذہ کے حوالے سے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی بارگاہ رضا میں حاضری کا ذکر اپنے ایک مطبوعہ مقالے میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''(مولانا سلیمان اشرف، ڈاکٹر صاحب کو) اپنے ساتھ بریلی لے گئے، ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا تعارف مولانا احمد رضا خاں صاحب سے کرایا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنا غیر حل شدہ مسئلہ

گیا جس کے نتیجے میں شرکیہ مراسم مسلم سوسائٹی میں داخل ہونے لگے ـــــ ۱۹۲۰ء میں گاندھی کے ایما پر تحریک ترک موالات (Non Co-operation) چلائی گئی کہ مسلمان انگریزوں کی مخالفت میں اپنی ملازمتیں چھوڑ دیں ـــــ امام احمد رضا نے اس کی مخالفت کی اس لیے کہ اسلامی شریعت سے یہ کام غلط تھا، ترک موالات کے نتیجے میں مسلمان معاشی بدحالی کا شکار ہوئے۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں، بہر حال امام احمد رضا اور ان کے محبین و تلامذہ نیز مسترشدین نے اس تحریک کی عملی طور پر مخالفت کی۔ (۳۸) علی گڑھ میں ترک موالات کی مخالفت میں ڈاکٹر ضیاء الدین اور ان کے چند احباب سرگرم عمل رہے ـــــ اس تحریک کا طوفان مسلم یونی ورسٹی میں بھی داخل ہوا، سید نور محمد قادری لکھتے ہیں:

"یہ تعلیمی ادارہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین مرحوم، مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی اور مولانا سید سلیمان اشرف بہاری (شاگرد اعلیٰ حضرت) کی مساعی جمیلہ سے مکمل شکست و ریخت سے تو بچ گیا، لیکن اپنے دوستوں مثلاً مولانا محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد اور مولوی محمود حسن دیوبندی کے ہاتھوں اسے گہرے زخم لگے جو بڑی مدت کے بعد جا کر مندمل ہوئے۔" (۳۹)

ڈاکٹر ضیاء الدین نے امام احمد رضا کی اسلامی فکر کا احترام کرتے ہوئے ترک موالات کی مخالفت کی اور اپنے دانش مندانہ اقدام سے یونی ورسٹی کو سنبھالنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ حامیانِ ترک موالات کی کم ظرفی پر علی گڑھ کے فارغ نواب مشتاق احمد خاں اپنا مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"ان تین چار ہنگاموں کے بعد مسلمان یہ عام طور پر محسوس کرنے لگے کہ انھوں نے جذبات کی رو میں بہہ کر اپنا ہی نقصان کیا۔ علی گڑھ میں تعلیمی سال کی بربادی ہوئی، نظم و ضبط متاثر ہوا اور اس سارے دور میں بنارس ہندو یونی ورسٹی پر کوئی آنچ نہ آئی۔" (۴۰)

آخر الذکر اقتباس سے مشرکین کی شاطرانہ جیت کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

اختتامیہ:

ضرورت اس بات کی ہے کہ ڈاکٹر سر ضیاء الدین سے امام احمد رضا کے علمی مراسم و تعلقات پر اوراق پلٹے جائیں ـــــ معاصر اخبارات کی فائلیں کھنگالی جائیں ـــــ اخبار دبدبۂ سکندری رام پور کے اس وقت کے شمارے مطالعہ کیے جائیں ـــــ تو ممکن ہے کہ کئی ایک علمی نکات سامنے آئیں اور نئے جلوے منکشف ہوں۔

یوں ہی دانش وروں سے امام احمد رضا محدث بریلوی کے روابط و مراسم پر بھی علمی انداز میں کام کی ضرورت ہے۔

امام احمد رضا کی بزم علم و فن میں خوشا چینی کرنے والے بڑے بڑے مشاہیر زمانہ ہیں، علماو محققین اور شعبہ ہائے حیات سے جڑے افراد ہیں۔ امام احمد رضا کی شخصیت اور دینی و علمی کارناموں کے مطالعہ سے مسلمانوں کے عہد عروج کے اسلاف اور اساطین علم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ فقہی بصیرت کے اعتبار سے آپ پرتو امام اعظم نظر آتے ہیں تو اسلامی علوم و فنون اور فلسفہ میں غزالی زماں دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کے علمی کارناموں کا مطالعہ انصاف کی نگاہ سے کیا جائے تو ایک الگ ہی عالم نظر آئے گا بہ قول پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد:

دوست اپنی عقیدت و محبت کو سنواریں اور دشمن آنکھوں سے پردے ہٹائیں، دلوں کی مہریں توڑیں اور پھر بے ساختہ کہہ اٹھیں ؏

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات (۴۱)

☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

(۱) ابوداؤد، مشکوٰۃ بہ حوالہ انوار الحدیث، کتب خانہ امجدیہ دہلی، ص ۹۶

(۲) شیخ احمد، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، ج ۱، دفتر اول مکتوب ۱۰۹، اسلامک پبلشر دہلی ۲۰۰۶ء، ص ۲۶۲

(۳) القرآن الکریم، سورۃ یونس: ۵: ترجمہ کنز الایمان

(۴) القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ: ۲۶۹: ترجمہ کنز الایمان

(۵) شیخ احمد، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، ج ۲، دفتر دوم مکتوب ۴، اسلامک پبلشر دہلی ۲۰۰۶ء، ص ۹۵۴

(۶) احمد رضا بریلوی، امام، حسام الحرمین، رضا اکیڈمی ممبئی ۲۰۰۹ء، ص ۱۰۸

(۷) محمد مطیع الرحمن رضوی، مفتی، امام احمد رضا حقائق کے اجالے میں، المجمع المصباحی مبارک پور ۱۹۹۹ء، ص ۱۲

(۸) احمد رضا بریلوی، امام، الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ، ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی (س ن)، ترجمہ احسان الحق قادری، مولانا، ص ۶۳

(۹) کوثر نیازی، مولانا، امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کشمیر ۲۰۰۰ء، ص ۳۲

(۱۰) احمد رضا بریلوی، امام، فوز مبین در رد حرکت زمین، رضا اکیڈمی ممبئی ۱۴۱۸ء، ص ۳۰

(۱۱) احمد رضا بریلوی، امام، نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۵۵

(۱۲) احمد رضا بریلوی، امام، معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۶۳

(۱۳) محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، مکتوبات مسعودی، مرتب عبد الستار طاہر مسعودی، ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۱۶۷

(۱۴) خیابان رضا (مجموعہ مقالات)، مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۹ء، ص ۲۹۸

(۱۵) احمد رضا بریلوی، امام، الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ، ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی (س ن)، ترجمہ احسان الحق قادری، مولانا، ص ۱۶۳

(۱۶) عبد الحلیم عزیزی، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور الجبرا، نوری مشن مالیگاؤں ۲۰۰۲ء، ص ۱۳

(۱۷) خیابان رضا (مجموعہ مقالات)، مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۹ء، ص ۵۸

(۱۸) احمد رضا بریلوی، امام، الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینۃ، ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی (س ن)، ترجمہ احسان الحق قادری، مولانا، ص ۱۵۵

(۱۹) اخبار دبدبہ سکندری ۱۸۶۶ء میں جاری ہوا اور ایک صدی کے لگ بھگ بڑی آب و تاب کے ساتھ جاری رہا۔ اسلامی اصول کا حامل یہ اخبار صحافتی سطح پر مسلمانوں کی اپنے عہد میں موثر آواز تھا، امام احمد رضا سے اس کے ایڈیٹر شاہ محمد فضل حسن صابری کے گہرے مراسم تھے، یہ اخبار معیاری اور علمی تھا، پورے برصغیر میں مقبول تھا، اشاعت حق کا جذبہ فراواں رکھتا تھا۔ اس کی خدمات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

عہد رضا میں وابستگان رضا کی صحافتی خدمات، از مولانا عبدالسلام رضوی، مشمولہ یادگار رضا ۲۰۰۹ء ممبئی

(۲۰) امام احمد رضا کی تصنیف "الموھبات فی المربعات" (۱۳۱۹ھ) نام تاریخی ہے، عربی میں ہے اور غیر مطبوعہ

(۲۱) محمد ظفر الدین قادری، علامہ، حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، مرتب اقبال احمد فاروقی، مکتبۂ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص ۲۴۳

(۲۲) مفتی برہان الحق جبل پوری، امام احمد رضا کے خلیفہ و تلمیذ تھے اور بارگاہِ رضا کے فیض یافتہ۔ متعدد مرتبہ بریلی حاضر ہوئے۔ ۱۳۳۲ھ سے ۱۳۳۵ھ اس طرح تقریباً تین سال مسلسل بریلی میں مقیم رہے، خود لکھتے ہیں:

"اعلیٰ حضرت کی خدمت میں کم و بیش تین سال فیض حاصل کرتا رہا...... ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء میں حسب معمول ری ٹرن ٹکٹ کا وقت پورا ہونے سے پہلے جبل پور آ گیا۔" (اکرام امام احمد رضا طبع کراچی، ص ۶۰۔۶۱)

(۲۳) محمد ظفر الدین قادری، علامہ، حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، مرتب اقبال احمد فاروقی، مکتبۂ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص ۲۴۴

(۲۴) حوالہ سابق، ص ۲۳۶

(۲۵) برہان الحق جبل پوری، مفتی، اکرام امام احمد رضا، ادارۂ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۴ء، مرتب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، ص ۵۸۔۵۹

(۲۶) حوالہ سابق، ص ۵۹۔۶۰

(۲۷) محمد ظفر الدین قادری، علامہ، حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، مرتب اقبال احمد فاروقی، مکتبۂ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص ۲۳۸

(۲۸) حوالہ سابق، ص ۲۴۳

(۲۹) حوالہ سابق

(۳۰) حوالہ سابق، ص ۲۴۲ ملخصاً

(۳۱) حوالہ سابق، ص ۲۴۳

(۳۲) سید عزیز حسین بھاگل پوری، مولانا، حیاتِ ظفر، مرتب مختار الدین احمد، ڈاکٹر طبع علی گڑھ ۲۰۰۹ء، ص ۱۸

(۳۳) محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور عالمی جامعات، ادارۂ مسعودیہ کراچی ۱۹۹۸ء، ص ۷

(۳۴) یہ باتیں ملک العلما کے فرزند گرامی جناب ڈاکٹر مختار الدین احمد نے ۷ ارجون ۲۰۰۹ء کو بتائیں جب کہ راقم موصوف سے ملاقات کو علی گڑھ حاضر ہوا۔ دو نشستوں پر مشتمل یہ ملاقات ڈاکٹر صاحب کے دولت کدے پر ہوئی۔ ملاقات کے احوال بہ عنوان "ڈاکٹر مختار الدین احمد کی علمی باتیں" ہند و پاک کے متعدد اخبارات و رسائل میں

شائع ہوئے۔

(۳۵) محمد ظفر الدین قادری، علامہ، حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، مرتب اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص ۲۳۸۔۲۳۹

(۳۶) عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر، امام احمد رضا اور علم طبیعیات، رضا اسلامک اکیڈمی بریلی (س ن)، ص ۳۱۔۳۲

(۳۷) محمد ظفر الدین قادری، علامہ، حیات اعلیٰ حضرت، ج ۱، مرتب اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور ۲۰۰۳ء، ص ۲۴۰

(۳۸) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

(الف) المحجۃ المؤتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ (۱۳۳۹ھ) از امام احمد رضا، طبع رضا اکیڈمی ممبئی ۱۹۹۸ء

(ب) فاضل بریلوی اور ترک موالات، از پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد طبع ادارۂ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۴ء

نوٹ: پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد لکھتے ہیں:

''فاضل بریلوی نے ترک موالات کے نتیجے میں ہندو مسلم اتحاد کو جو وطنیت پرستی اور دین سے بے خبری پر مبنی تھا، سخت مخالفت فرمائی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ترک موالات کے خلاف آواز اٹھانا خود کو انگریز حاکموں کا حمایتی ظاہر کرنے کے مترادف تھا مگر فاضل بریلوی نے اظہار حق میں ملامت کرنے والوں کی پروانہ کی اور فقیہانہ شان کے ساتھ اپنے (شرعی) فیصلے صادر فرمائے اور بالآخر جو کچھ فرمایا تھا سچ ثابت ہوا۔''

(فاضل بریلوی اور ترک موالات، طبع کراچی، ص ۴۱)

موالات کے بارے میں امام احمد رضا اسلامی حکم تحریر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''موالات مطلقاً ہر کافر ہر مشرک سے حرام ہے اگرچہ ذمی مطیع اسلام ہو اگرچہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا قریب ہو۔''
(المحجۃ المؤتمنۃ، طبع ممبئی، ص ۲۵)

(۳۹) تقدیم، المبین، المجمع الاسلامی مبارک پور ۱۹۸۸ء، ص ۲۶

(۴۰) کاروان حیات لاہور ۱۹۷۴ء، ص ۸۸، بہ حوالہ المبین، المجمع الاسلامی مبارک پور ۱۹۸۸ء، ص ۲۸

(۴۱) محمد مسعود احمد، ڈاکٹر، فاضل بریلوی اور ترک موالات، ادارۂ مسعودیہ کراچی ۲۰۰۴ء، ص ۶

☆☆☆

مطبوعات نوری مشن

(۲۰۰۳ء تا ۲۰۱۰ء)

۱ امام احمد رضا اور الجبرا
۲ کنز الایمان میں سائنسی مصطلحات
۳ اعلیٰ حضرت - اعلیٰ حضرت کیوں؟
۴ عید کو عید
۵ اسلام
۶ اللہ کے نام سے
۷ بندہ الحمتا ہے
۸ خوب و ناخوب
۹ نوائے امروز احمد رضا
۱۰ پیغام مسعود
۱۱ تعظیم و توقیر
۱۲ مولانا احمد ے کی لاٹھی
۱۳ امام احمد رضا: ایک تعارف
۱۴ نکاح اور شادی
۱۵ سلطان الہند
۱۶ چشم و چراغ خاندان برکاتیہ
۱۷ چہل حدیث
۱۸ جنگ آزادی اور علامہ فضل حق
۱۹ امام احمد رضا کی عالمی اہمیت
۲۰ کنز الایمان اور تحقیقی امور
۲۱ مولانا محمد یونس مالیگ کی نعتیہ شاعری
۲۲ امام احمد رضا اور محسن و امیر
۲۳ امام احمد رضا اور تعلیم و تعلم
۲۴ تذکرہ حافظ تجمل حسین حشمتی
۲۵ امام احمد رضا اور تصور تعلیم
۲۶ [illegible] کی تعلیمات
۲۷ [illegible] کی تعلیمات
۲۸ [illegible] خدمات اور اثرات
۲۹ Imam Ahmad Raza Barelwi Mujaddid of the 14th Century
۳۰ عید الٰہی یا عید النبی
۳۱ کہی ان کہی
۳۲ کلام رضا میں محاورات اور ضرب الامثال
۳۳ رئیس الفقہا
۳۴ تدبیر فلاح و نجات و اصلاح
۳۵ میلاد رضوی
۳۶ اسلام کے اصول
۳۷ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن
۳۸ سیرت رسول اور ہماری زندگی
۳۹ حافظ ملت کے اقوال زریں
۳۰ نادر زمن ہستی
۳۱ امام احمد رضا اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد